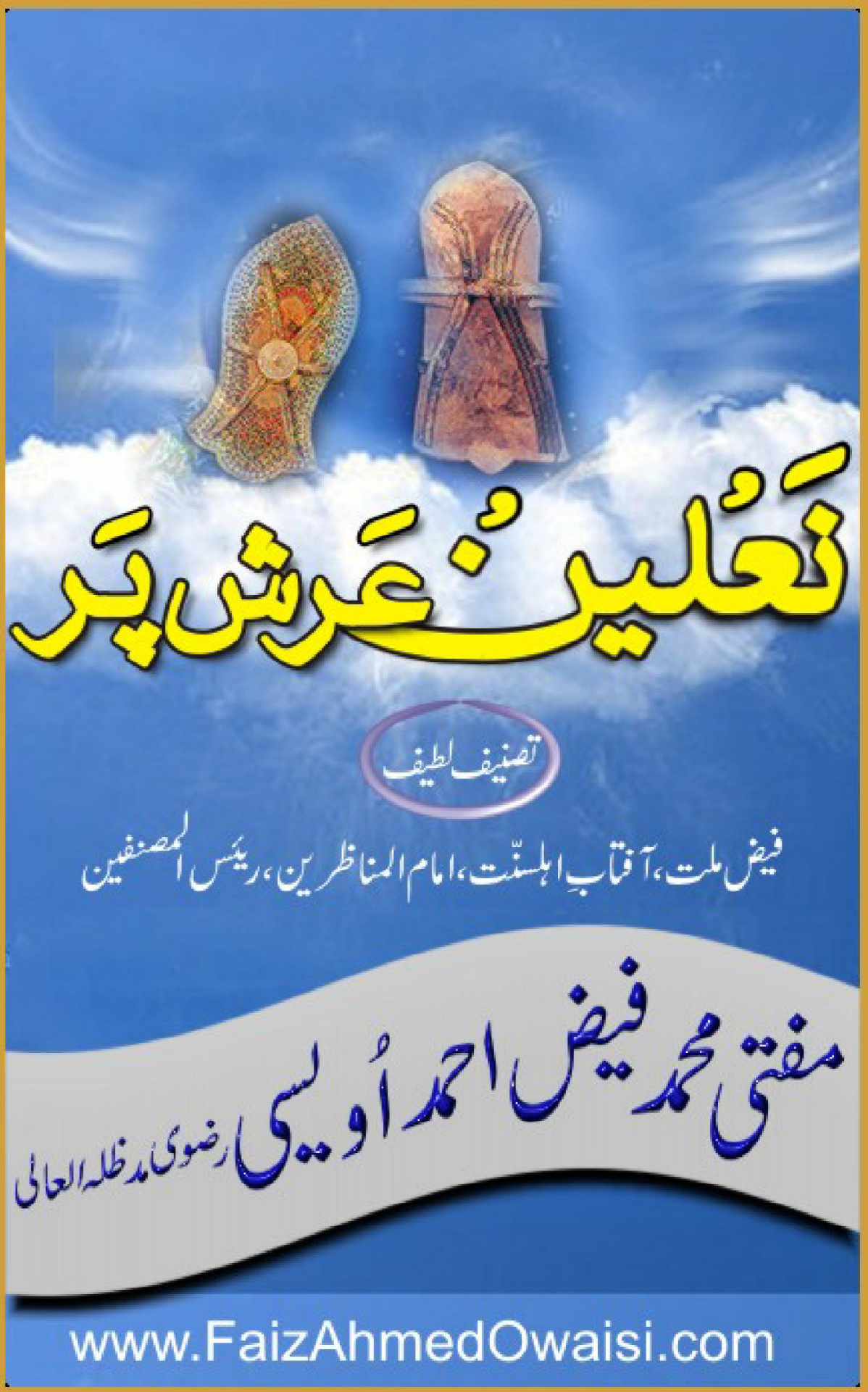
نَعلینِ عَرش پَر
تصنیف لطیف
فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین ﷺ

نعلین عرش پر

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدللہ و کفی و الصلوٰۃ و السلام علیٰ من اصطفی وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ ابررۃ التقی و النقی

بعض لوگ حضور سرورِ عالم ﷺ کے لئے نعلین پاک کے ساتھ عرش پر تشریف لے جانے میں شک کرتے ہیں فقیر نے ان کے شک کو دور کرنے کے لئے یہ رسالہ لکھا ہے اللہ تعالیٰ فقیر کے لئے اور ناشرین کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور قارئین کے لئے مشعل راہِ ہدایت بنائے۔ آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۵ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ حمد الشاکرین

و الصلوٰۃ و السلام علیٰ حبیبہ الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین

اما بعد! فقیر نے اپنے مضامین میں مختلف مقامات بالخصوص کتاب "معراج المصطفیٰ ﷺ" میں لکھا کہ حضور نبی پاک ﷺ عرش پر نعلین کے ساتھ تشریف لے گئے۔ ایک فاضل مولانا نے لکھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی حدیث کا رد فرمایا ہے جو "معارج النبوۃ" میں ہے ان کو فقیر نے لکھا ہے کہ حدیث پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلام فرمایا ہے نہ کہ نفس مسئلہ کا انکار ملا ہے نہ اقرار۔ چونکہ فقیر کا مطالعہ محدود ہے اسی لئے جس صاحب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی تصریح ملے تو فقیر کو آگاہ فرمائے۔ اس سے مجھے تعجب ہوا کہ حضور ﷺ کے بارے میں ایسے شبہات کیوں؟

حالانکہ اکابر اہل سنت کا فیصلہ ہے کہ حضور ﷺ کے بارے میں ہر فضیلت کو آنکھیں بند کر کے مان لینا ایمانِ کامل کی دلیل ہے۔ آپ ﷺ کو خدا اور اس کا شریک نہ کہو باقی ہر فضیلت آپ ﷺ کے لائق ہے۔ فقیر کو اقبال کی بات محبوب

لگی جب دیوبندی فرقہ اوراہلِ سنت کا حتمی وآخری مناظرہ مسجد وزیرخان لاہور میں ہونا طے پایا تو اقبال مرحوم نے جانبین سے فیصلہ طے پایاان کے پاس پہنچے اورصورتِ حال بتائی تو اُنہوں نے فرمایا مجھے یہ بات ناگوار ہے کہ حضورﷺ کے بارے میں گفتگوسنوں کہ آپﷺ فلاں بات نہیں جانتے (معاذاللہ) اسی لئے فقیرکواس فاضل کی بات ناگوارگزری ورنہ یہ بات ذہن میں رکھئے کہ یہ نعل (جوتا) پاک اس ذاتِ والاصفات کا ہے جس کے لئے عرش کوناز تھا کہ اسے تلوے اقدس چومنے کا موقع ملا۔منکرین کمالاتِ مصطفیٰﷺ ہمیشہ آپﷺ کواپنے اُوپرقیاس کرتے ہیں۔عوام بھی جوتے کا نام سن کرعرشِ معلیٰ پر جانے سے گھبراتے ہیں انہیں معلوم نہیں خود جوتا پاک تو نامعلوم کتنا فضائل وبرکات سے بھر پور ہوگا جبکہ اس کے صرف نقشہ کا یہ حال ہے۔

فضائل نقش نعلین پاک: امام محدث حافظ تلمسانی کتاب "فتح المتعال" میں فرماتے ہیں کہ اس نقشہ مبارک کے منافع ایسے ظاہروباہر ہیں کہ بیان کرنے کی حاجت ہی نہیں۔من جملہ ان کے ابوجعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالبِ علم کے لئے یہ نقشہ بنوایاوہ ایک روز میرے پاس آکر کہنے لگا کہ میں نے گذشتہ شب اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کواتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہ ہلاکت ہوگئی میں نے نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کرعرض کیا کہ یاالٰہی مجھ کوصاحبِ نعل شریف کی برکت دکھلایئے اللہ تعالیٰ نے اُسی وقت شفاءعنایت فرمائی۔(فتح المتعال) [1]

فوائد: قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس نقشہ کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جوشخص اس کوتبرکاً اپنے پاس رکھے وہ ظالموں کے ظلم سے،دشمنوں کے غلبے سے،شیطان سرکش سے،حاسد کی نظربد سے امن وامان میں رہے اوراگرحاملہ عورت دردِزہ کی شدت کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بہ فضل خداتعالیٰ اللہ اس کی مشکل آسان ہو۔ [2]

حکایت: شیخ ابن حبیب روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک پھوڑہ نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا نہایت سخت درد ہوا۔کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوانہ آئی اُنہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ پر رکھ لیا معاً ایسا سکون ہوگیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا۔ [3]

حکایت: ایک اثرخود میرا (یعنی صاحب فتح المتعال کا) مشاہدہ کیا ہوا ہے ایک بارسفردریائے مشور کا اتفاق ہوا۔ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت کے قریب ہوگئے کسی کو بچنے کی اُمید نہ تھی میں نے یہ نقشہ ناخدا یعنی ملاح کو دیا اور

---

[1] (فتح المتعال فی مدح النعال للتلمسانی،الباب الرابع:خواص ومنافع مجربۃ عن المثال،الصفحۃ ۲۵۱،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)

[2] (فتاوی رضویہ بحوالہ المواہب اللدنیۃ،کتاب الحظر والاباحۃ،جلد۲۱،صفحہ۴۵۱تا۴۵۴،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

[3] (فتاوی رضویہ،کتاب الحظر والاباحۃ،جلد۲۱،صفحہ۴۵۴تا۴۵۸،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

اسے کہا کہ اس سے توسل کرے اُسی وقت اللہ تعالیٰ نے عافیت فرمائی۔ [۴]

فوائد: محمد بن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس نقش شریف کو اپنے پاس رکھے خلائق میں مقبول رہے اور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہو، یہ نقش شریف جس لشکر میں ہو اُس کو شکست نہ ہوگی اور جس قافلے میں ہو لوٹ مار سے محفوظ رہے، جس اسباب میں ہو چوروں کا اس پر قابو نہ چلے، جس کشتی میں ہو غرق سے بچے اور جس حاجت میں اس سے توسل کریں وہ پوری ہو۔

فائدہ جلیلہ: بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ جو شخص نعل پاک کا نقشہ اپنے پاس رکھے اپنی ہر دلی مراد پر کامیاب رہے گا اور جو شخص اس نقشہ پاک کو تعویذ بنا کر پگڑی میں رکھے اس ارادہ پر کہ میرے جملہ اُمور آسانی سے طے ہوں تو بہ فضلہٖ تعالیٰ وہ اپنی مراد کو پائے گا بلکہ اپنے تمام زمان سے ہمیشہ فائق رہے گا بلکہ دنیا میں اس کا ہم مرتبہ کوئی نہیں ہو سکے گا اور کتاب "المرتجی بالقبول فی خدمة قدم الرسول" میں علمائے محققین وصلحائے معتبرین نے بہت آثار وحکایات نقل کی ہیں۔

چند اشعارِ ذوقیہ: قال الامام ابو الخیر محمد بن محمد الجزری علیه الرحمة:

یاطالباً تِمْثَال نعل نبیه ***هَا قد وجدتَ إلی اللقاء سبیلا

یعنی اے طلب کرنے والے نقش نعل شریف اپنے نبی کے آگاہ ہو جا تحقیق پالیا تو نے اس کے ملنے کا راستہ۔

فاجعله فوق الرأس و اخضَعن له ***وتَغَالَ فیه وأَوْلِهِ التَّقْبیلا

یعنی پس رکھ اس کو سر پر اور خضوع کر اس کے لئے اور مبالغہ کر خضوع میں اور مسلسل اس کو بوسہ دے۔

من یدعالحب الصحیح فانه *** یثبت علیٰ ما ید علیه دلیلاً. [۵]

یعنی جو شخص دعویٰ کرے سچی محبت کا پس بیشک وہ قائم کرتا ہے اپنے دعوے پر دلیل کو۔

وقال السید محمد الحمازی الحسنی المالکی :

لمّا رأیت مثال نعل المصطفی ***المسند الوضع الصحیح معرّفاً

یعنی جب دیکھا میں نے نقشہ نعل مصطفیٰ ﷺ جس کی وضع سند صحیح سے بتلائی ہوئی ہے

---

[۴] (فتح المتعال فی مدح النعال للتلمسانی، الباب الثالث، فی المقطعات والمقاصد، الصفحۃ ۱۳۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[۵] (المجموعۃ النبھانیۃ فی المدائح النبویۃ، الجزء ۳، الصفحۃ ۳۰۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وظفرت بالمطلوب من برکاته ***ووجدتُ فیه ما أرید من الصفا [6]

یعنی تو میں نے مل لیا اپنے چہرے پر اس نقش کو واسطے برکت کے سو مجھ کو اُسی وقت شفاء ہوگئی حالانکہ میں قریب الہلاکت تھا اور پہنچ گیا میں مطلب کو اس کو برکتوں سے اور پایا میں نے اس میں جو کچھ میں چاہتا تھا صفائی سے۔

قصیدہ رائیہ: حضرت سید بکری حریری مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نعل مقدس کے فضائل وفوائد میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کی ابتداء یوں فرمائی:

یاسائلا عن وصف نعل المصطفیٰ المثال موضحا لانعم
قد حررالعلماء فیه فضائلا اضحت لکثرتها اخی لاتحضر
منها للداء یبرء عاجلا تلقی الامان وفضل رب اکبر
ذوالعسر ان وضعت فوق یمینها فی الحال یسهل ماتجده ویجرب
علی الجباه اذا استقرفانه تلقی القبول مقرة فلیشکر
ومن الکرامة قاله اهل النبی ان الاله لکل ذنب یغفر
لاغروفی نعل الحبیب لانه اعطی عطاء فوق ماهویذکر
فعلیک بالتصدیق ان ومته الفنا فالجد اعظم مایجده المعسر
وتوسلن بماعرفت مثاله لاریب بالاجابة اجدر
وصلوٰة ربی والسلام یخص ذوالنعلین سیدنا النبی المشهر
والا ل والاصحاب ماکب سرا نحوالمرجا والکواکب تزهر

قیل فی نعلہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی مثال نعل صاحب الانبیاء من قاب قوسین المحل الأکرم
فالثُمهُ مُصلِّیا علیه مائةً وامْسَحه علی المحَل باستیفاء
مِثَالُ نَعَلُ خَیرِ الأنبِیَاءِ هُوَ الْبَابُ الْمُجَرَّبُ لِلْشِّفَاءِ
هُوَ الْسَبَبُ الْمُبَلِغُ کل سؤلٍ بِتَحْقِیقِ الْظُهُورِ مِنَ الخَفَاءِ [7]

---

[6] (فتح المتعال فی مدح النعال للتلمسانی، الباب الثالث، فی المقطعات والمقاصد، الصفحۃ ۱۳۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[7] (المرتجی بالقبول خدمۃ قدم الرسول، الصفحۃ ۲۹، مطبع علقی محمد علی بخش خان محلیہ)

ولنعم ماقیل

بـارب بـالـقـدم التی أوطأتها مـن قـاب قـوسیـن الـمحل الاکرما

ثبـت عـلیٰ متـن الـصـراط تکرمـا قـدمـی و کن لی منقذا ومسلما [۸]

وَمَـاحُـبُّ الْـنَّـعَـالَ أمَـالَ قَلْبِـی وَلَـكِـنْ حُـبُّ مَـنْ لَبِـسَ الْنَّعَالا [۹]

قال الفا کھانی حسین القرا المتال

متـمثـلا بـقـول مـجـنـون لیـلـی

وَ لَوْ قِیْلَ لِلْمَجْنُوْنِ: لَیْلَی وَ وَصْلَهَا تُرِیدُ أمِ الدُّنْیَا وَمَا فِیْ زَوَایَاهَا

لَـقَـالَ: غُبَـارٌ مِـنْ تُـرَابِ نِعَـالِهَـا أحَبُّ إلی نَفْسِیْ وَأشْفَیْ لِبَلْوَاهَا [۱۰]

یاے نبی کریم ﷺ کی نعل پاک کا سائل! نعل پاک کے نقشہ کے متعلق علمائے کرام نے اتنے فضائل لکھے ہیں جن کا شمار ناممکن ہے بعض ان میں سے یہ ہیں کہ:

(۱) جو شخص سچے اعتقاد سے نعل پاک کو وسیلہ بنائے تو وہ ہر بیماری سے نجات پائیگا اور بہت جلدی لیکن بداعتقاد کو اس سے فائدہ نہ ہوگا۔

(۲) جس گھر میں یہ نقش پاک ہوگا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ گھر امن وسلامتی پائے گا۔

(۳) دردزہ کے وقت یہ نقشہ عورت کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے تو بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔

(۴) جو شخص اسے تعویذ بنا کر پگڑی میں رکھے تو لوگوں کی نگاہ میں معزز ومکرم ہوا سے آزمائیے فائدہ ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کریں۔

(۵) جو بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس کے طفیل اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے گناہ معاف کرتا ہے ان فوائد کو سن کر کسی کو وہم بھی نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس نقشہ میں اس سے بھی زائد فائدے مضمر فرمائے ہیں اگر تیرے دل میں نبی پاک ﷺ کی بزرگی کا یقین ہے تو اس کی تصدیق کرلے ورنہ کسی کے نہ ماننے سے نقشہ مبارک کی شان نہیں گھٹتی بلکہ اس کا اپنا نقصان ہے۔ ہاں ضرورت مند تو بڑے بڑے حیلے کرتا ہے تجھے بھی اگر ضرورت ہے تو سچے عقیدے کے ساتھ اس نقش مبارک کو

---

۸ (فتح المتعال فی مدح النعال للتلمسانی، الخاتمہ، فی ذکر زبدۃ مایتعلق بالنعل والمثال، الصفحہ ۳۰۳، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

۹ (فتح المتعال فی مدح النعال للتلمسانی، الباب الثانی، فی صفات المثال العظیم البرکات والمنافع الخ، الصفحہ ۹۱، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

۱۰ (فتح المتعال فی مدح النعال للتلمسانی، الباب الثانی، فی صفات المثال العظیم البرکات والمنافع الخ، الصفحہ ۹۲، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

آزما کے دیکھا اور اسے وسیلے کے طور بارگاہ حق میں معروضات پیش کر پھر اس کریم کے الطاف دیکھا اور وہ اس لائق ہے کہ بندے کے معروضات پورے فرمائے۔ آخر میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ عرض کرتا ہوں کہ وہ مالک صاحب نعلین نبی مشتہر ﷺ پر بے شمار درود بھیجے اور ان کی آل واصحاب پر جب تک کہ تارے چمک رہے ہیں۔

مزید برآں: ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے نعلین پاک میں بڑی برکت اور تمام بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ دوسرے بزرگ فرماتے ہیں کہ نقشہ مبارک تو ہر بیماری کی شفاء ہے بلکہ ہر مقصد کے لئے بہترین وسیلہ ہے۔ ایک صاحب بارگاہِ حق میں نعلین پاک کو وسیلہ کر کے عرض کرتے ہیں یا اللہ اس کے طفیل مجھے پل صراط پر ثابت قدم رکھ۔

ایک عاشق زار کی پیاری دلیل: فرماتے ہیں کہ مجھے نقشہ نعلین اس لئے محبوب ہے کہ اسی طرح کا جوتا پاک میرے پیارے حبیب ﷺ نے استعمال فرمایا۔

امام فاکھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کھانی: امام فاکہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے آج کی طرح نقشہ رکھا ہوا تھا تو منکرین یا طعنہ بازوں کو سمجھاتے ہوئے فرمایا اگر مجنون کو کوئی کہے کہ دنیا کی تمام نعمتیں لو گے یا لیلیٰ کی جوتی کی گرد وغبار؟ تو بخدا وہ کہے گا مجھے لیلیٰ کی جوتی کی غبار چاہیے اور یہی مجھے زیادہ محبوب ہے اور اسی میں میری شفاء۔ اسی طرح نبی پاک ﷺ کا عاشق اُمتی اگر عقیدت نہیں رکھتا تو پھر اس کے اُمتی کہلوانے پر حیف (افسوس) ہے اسی مناسبت پر مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سننے کے لائق ہے۔

حکایت: ایک شخص نے مرتے وقت اپنے ترکہ میں نعل پاک اور تیس درہم چھوڑے اس کے دو لڑکے تھے دونوں چاہتے تھے کہ نعل پاک مجھے ملے دونوں کا جھگڑا طویل ہو گیا۔ آخر طے پایا ایک کو صرف نعل پاک ملے گا دوسرے کو باقی جائیداد۔ جس کے حصہ میں نعل پاک ترکہ میں آیا وہ عجم کے بادشاہوں کے پاس لے جاتا وہ اس کی زیارت کر کے اسے انعامات سے نوازتے۔ ایک موقع پر خلاط کے شہر میں پہنچا وہاں کے بادشاہ اشرف بن بادشاہ عادل کو زیارت کے لئے نعل پاک بھیجا اس بادشاہ نے کہا کہ مجھے اس مقدس نعل سے ایک ٹکڑا دے دے تاکہ میں اس سے برکت حاصل کرتا رہوں۔ اس نے تھوڑا سا ٹکڑا دے دیا پھر دوسرے موقع پر وہاں پہنچا تو بادشاہ نے کہا کہ مجھے یہی نعل پاک اصل دے دے اور منہ مانگا انعام دوں گا اس نے کہا کہ مجھے ایک گاؤں مستقل جاگیر کے طور پر دے دے۔ بادشاہ نے منظور کر لیا اسے جاگیر دے کر نعل پاک حاصل کر لیا۔

فتح ونصرت: اس بادشاہ نے شام کو فتح کیا تو دمشق میں اقامت پذیر ہوا وہاں اشرفیہ کے نام سے ایک

دارالحدیث تیار کرایا اور اس کے نام بڑی جاگیر وقف کر رکھی تھی۔ اسی دارالحدیث کے قبلہ کی جانب مسجد اور شرقی جانب نعل پاک کا حجرہ بنایا اور اس کے لئے بڑا اہتمام فرمایا اس کے سامنے بڑا دروازہ رکھا جس کی لکڑی آبنوس کی اور سونے کے جڑاؤ کا کام کرایا اس پر بہترین فانوس لٹکائے پھر ہر سال زرِ کثیر خرچ کرتا۔ مہینے میں صرف دو دفعہ زیارت کراتا پیر اور جمعرات کے دن لوگ اس مبارک نعل کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑتے اور برکت حاصل کرتے۔

(کذافی المرتجی)

فائدہ: یہ تھی اسلاف کی عقیدت! اگر آج حضور ﷺ کے ساتھ عقیدت کے طور پر اس طرح کے مراسم کئے جائیں تو بدعتی ومشرک ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ لیکن ہم ایسے القاب سن تو سکتے ہیں لیکن اپنے نبی پاک ﷺ کی عقیدت سے بال کی نوک کے برابر بٹنا نہیں چاہتے۔ کسی بزرگ نے کیا خوب کہا ہے یعنی حضور کریم ﷺ کی نعل پاک کو جس نے اپنی پیشانی سے مس کیا وہ بڑا خوش بخت ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص سوال کرے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے نعل پاک کا نقشہ بنوانا اور اسے اپنے پاس رکھنا بدعت ہے ظاہر ہے کیونکہ کسی حدیث شریف میں نہیں کہ نعل پاک کا نقشہ بنا کر اپنے پاس رکھو فلہٰذا بدعت سے بچنا ضروری ہے اور بدعت کے معاملہ میں خواہ مخواہ تم اتنا زور لگا رہے ہو۔

جواب ۱: ہر نیک کام خصوصاً جس میں حضور ﷺ اور اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی نسبت کا تعلق ہوگا اسے وہابیت ضرور بدعت گردانے گی اور یہ بہت بڑا حربہ انہیں نصیب ہوا ہے۔ بھولے بھالے مسلمان بدعت کا نام سن کر گھبرا جاتے ہیں حالانکہ ان کا یہ سوال فرسودہ ہے ورنہ وہ فعل بدعت ان کے نزدیک بھی بدعت نہیں جو خیر القرون میں ہوا ہو اور یہ فعل یعنی حضور ﷺ کے نعلین شریف کا نقشہ تابعین سے ثابت ہے چنانچہ امام اجل ابواُویس عبداللہ بن عبداللہ بن مالک بن ابی عامر اصبحی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے لئے امام مالک وغیرہ اکابر ائمہ تابعین وتبع تابعین کے زمانہ میں نعل اقدس حضور اکرم ﷺ کا نقشہ بنوا کر اپنے پاس رکھا اور یہ امام اجل سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی اور بھتیجے یعنی ان کے حقیقی چچازاد بھائی کے بیٹے تھے اور صحاح ستہ میں سے صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کے راویوں میں سے ہیں اور تبع تابعین کے طبقہ اعلیٰ سے ہیں ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا۔ بتائیے جو فعل ایسے اکابر خود کر گئے ان پر بدعت کی تہمت لگائی جاسکتی ہے؟ یہ وہ حضرات ہیں جن پر دین اور اسلام کی صحاح کی احادیث کا دارومدار ہے۔

جواب ۲: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ [۱۱]

یعنی میری اُمت کا گمراہی پر اتفاق نہیں ہو سکے گا۔

اور فرمایا: يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ [۱۲]

یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ (یعنی تائید و توفیق) جماعت پر ہے۔

اس ارشادِ عالی کے بعد دین کے عاشق کو تو انکار کی گنجائش بھی نہیں کیوں کہ نعلین پاک کے نقشہ پر عالم اسلام کے تمام علماء اور محدثین فقہاء اور تمام ائمہ اربعہ کا نہ صرف اتفاق ہے بلکہ صرف اسی موضوع پر بڑی بڑی مبسوط کتابیں لکھیں چند ایک اسماء اس وقت مجھے یاد ہیں وہ حاضر ہیں۔

اسماء کتب مصنفہ درباره نقشه نعل پاک:

(۱) نورالعین فی تحقیق النعلین لابی عبداللّٰہ بن عیسیٰ مغربی

(۲) خدمة النعل للقدم المحمدی لابن عساکر

(۳) النفحات العنبرية فی وصف نعل خيرالبرية ابی عبد اللّٰہ محمد بن علی التلمسانی

(۴) فتح المتعال فی مدح خيرالنعال كلاهما من احمد بن محمدالمالكی المقری الفاسی

(۵) الرتجی بالقبول خدمةقدم الرسول ﷺ من رضی الدين محمد عبدالمجيد القادری

(۶) القول السديد فی ثبوت استبراك سيد الاحراء والعبيد

---

[۱۱] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الفتن، باب فی قولہ تعالیٰ اویلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض، الجزء ۷، الصفحۃ ۲۲۱، الحدیث ۱۱۹۶۶، مکتبۃ القدسی، القاھرۃ)

(الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ، حرف لا، الجزء ۱، الصفحۃ ۲۱۰، الحدیث ۴۶۰، عمادۃ شؤون المکتبات - جامعۃ الملک سعود، الریاض)

اس کے علاوہ یہ حدیث ان الفاظوں "أَنْ لَا يَجْمَعَ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ" کے ساتھ بیشمار کُتب احادیث جیسے مسند احمد، المعجم الکبیر، المستدرک وغیرہ میں موجود ہے۔ یہاں صرف مُسند احمد کا حوالہ پیش کیا جا رہا ہے۔

(مسند امام احمد، مسند القبائل، حدیث ابی بصرۃ الغفاری، الجزء ۴۵، الصفحۃ ۲۰۰، الحدیث ۲۷۲۲۴، مؤسسۃ الرسالۃ)

[۱۲] (سنن نسائی، کتاب تحریم الدم، باب قتل من فارق الجماعۃ الخ، الجزء ۷، الصفحۃ ۹۲، الحدیث ۴۰۲۰، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب الالف، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ الخ، الجزء ۱، الصفحۃ ۱۸۶، الحدیث ۴۸۹، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ)

اس کے علاوہ بے شمار حدیث کی کُتب میں یہ صحیح حدیث موجود ہے۔

(۷) تصنیف امام ابو اسحاق ابراھیم بن خلف السلمی الشھیر بابن الحاج المزلی الاندلسی استاذ المحدث الکبیر ابن عساکر رحمھم اللّٰہ تعالیٰ۔

(۸) دورِ حاضرہ کے مجدد، اہلِ سنت کے امام، شیخ الاسلام والمسلمین، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہٗ کی تصنیف "شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ"

(۹) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کی تصنیف "نیل الشفاء بنعل المصطفیٰ"

یہ وہ اکابر اسلام ہیں اسلاف میں صرف ایک کا نام بھی اسلام کی ضمانت کے لئے کافی ہے اور منکرین کے لئے تھانوی صاحب کا اکابر اسلام کی مستقل تصانیف کے علاوہ سیرت نگار اور احادیث کے جامعین، مصنفین وشارحین کی تصریحات کا شمار غیر ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ تابعین وتبع تابعین سے لے کر قرن بعد قرن ہر طبقہ کے علمائے کرام نے اس نقشہ مبارک کو وسیلہ بنایا اور اپنے پاس رکھا اور اس کے جواز کے لئے دلائل قائم کئے اور اپنے تجربے بتائے۔ بعض تو ان میں ایسے ہیں جن کا نام سن کر موجودہ دور کے علماء انہیں دین واسلام کے ستون سے تعبیر کرتے ہیں مثلاً امام اسماعیل بن ابی اُویس جو کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے اور امام بخاری وامام شافعی ومسلم کے استاذ اور ان دونوں کی صحیحین کے علاوہ اتباع تبع تابعین کے اعلیٰ طبقہ سے ہیں امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہم زمان تھے ۲۲۶ھ میں انتقال فرمایا۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل علماء کرام کا سلسلہ غیر منقطعہ ملاحظہ فرمائیے۔

وہ علمائے کرام جنھوں نے نعل پاک کا نقشہ اپنے لئے حرزِ جان سمجھا:

چند اوراق کا "رسالہ السعید" کے ساتھ شائع ہوا ہے اور نعل پاک کے برکات ومنافع لکھ کر آخر میں خوب ہیرا پھیری کی لیکن مقصد کے لحاظ سے ہماری تائید خوب لکھی۔ (اُویسی غفرلہٗ)

(۱) امام اسمٰعیل کے تلمیذ محمد ابراہیم بن سہل بستی (۲) ان کے شاگرد ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ مکی (۳) ان کے تلمیذ محمد بن جعفر تمیمی (۴) ان کے تلمیذ محمد بن یٰسین الفارسی (۵) ان کے شاگرد شیخ ابوزکریا عبدالرحیم بن احمد بن نصر بن اسحاق بخاری (۶) ان کے تلمیذ شیخ طقیہ ابوالقاسم جلی بن عبدالسلام بن حسین رمیلی (۷) ان کے شاگرد شیخ عیاض (۸) دوسرے تلمیذ اجل امام اکمل حافظ الحدیث قاضی ابوبکر ابن العربی اشبیلی اندلسی (۹) ان دونوں کے شاگرد امام ابن العربی کے صاحبزادے فقیہ ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ (۱۰) ان کے تلمیذ شیخ ابن الحیہ (۱۱) ان کے شاگرد شیخ ابوالفضل ابن البرتونسی (۱۲) ان کے شاگرد شیخ ابن فہد مکی (۱۳) امام اجل ابن العربی ممدوح کے دوسرے شاگرد

ابوالقاسم بن بشکوال (۱۴) ان کے تلمیذ ابوجعفر احمد بن علی اوسی جن کے شاگرد ابوالقاسم بن محمد اوران کے تلمیذ ابواسحاق ابراہیم ابن الحارث ان کے شاگرد ابوالمین ابن عساکر مذکورین ہیں (۱۵) امام اسمعیل بن ابی اویس مدنی ممدح کے دوسرے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحسین (۱۶) ان کے شاگرد محمد بن احمد فزاری اصبہا (۱۷) ان کے تلمیذ ابوعثمان سعید بن حسن تستری (۱۸) ان کے شاگرد ابوبکر محمد بن عدلی بن علی منقری (۱۹) ان کے تلمیذ ابوطالب عبداللہ بن حسین احمد عنبری (۲۰) ان کے شاگرد ابومحمد بن عبدالعزیز احمد کنانی (۲۱) ان کے تلمیذ ابوہبۃ اللہ بن احد بن اکف الدمشقی (۲۲) ان کے شاگرد حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد اسکندرانی (۲۳) ان کے تلمیذ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن نجیبی (۲۴) ان کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بستی (۲۵) ان کے تلمیذ ابواسحٰق ابراہیم بن الحاج مسطمی ممدوح (۲۶) ان کے شاگرد ابن عساکر (۲۷) ان کے تلمیذ بدر فاروقی یہ تین سلسلے میں سلاسل حدیث تھے۔ان کے علاوہ (۲۸) امام ابوحفص عمر فاکہانی اسکندرانی (۲۹) شیخ یوسف تتاں مکی (۳۰) فقیہ ابوعبداللہ بن سلامہ (۳۱) فقیہ لیث ابویعقوب (۳۲) ان کے شاگرد ابوعبداللہ محمد بن رشید فہری (۳۳) حفظ شہیر ابونیع بن سالم کلاعی (۳۴) ان کے تلمیذ حافظ ابوعبداللہ بن الابار قضای (۳۵) ابوعبداللہ بن محمد جابر وادی (۳۶) خطیب ابوعبداللہ بن مرزوقی تلمسانی (۳۷) ابن عبدالملک مراکشی (۳۸) شیخ فتح اللہ حلبی ہیلونی (۳۹) قاضی شمس الدین ضیف اللہ توامی رشیدی (۴۰) شیخ عبدالنعیم سیوطی (۴۱) محمد بن فرج بستی (۴۲) شیخ ابن حبیب النبی جن سے علامہ تمسانی نے نقشہ مقدسہ کی عجیب برکت شفاء روایت کی (۴۳) سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح سید جمال الدین محدث صاحب روضۃ الاحباب (۴۴) علامہ شہاب الدین خفاجی جنہوں نے فتح المعال کی تعریف کی اوراس مصنف کوحسن فرمایا یعنی وہ کتاب خوب ہے (۴۵) فاضل علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب وموطا امام مالک اب اور پانچ ائمہ کرام کے اسماء طیبہ عالیہ پر اختتام کرتا ہوں جن کی امامت کبریٰ پر اجماع اوران کی جلالت شان وعظمت مکان مشہور ومعروف بلاد ہے (۴۶) امام اجل حافظ الحدیث زین الدین عراقی استاد امام الشان ابن حجر عسقلانی صاحب سیرت وغیرہا (۴۷) ان کے ابن کریم علامہ عظیم سیدی ابوزرعہ عراقی (۴۸) امام اجل سراج الفقہ والحدیث والملۃ والدین بلقینی (۴۹) امام جلیل محدث جلیل حافظ علامہ شمس الدین سخاوی (۵۰) امام اجل واکرم علامہ عالم خاتم الحفاظ والمحدثین جلال الملۃ والشیخ والدین عبدالرحمن بن بی بکر سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنا بھم الا یوم الدین آمین یارب العلمین۔

آخر میں اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کا پیغام پیش کردوں فرمایا کہ بالجملہ نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام

سے ثابت ہے اور جب سے آج تک ہر قرن وطبقہ کے علماء وصلحاء میں معمول رائج ہمیشہ اکابرین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم وتعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انہیں بدعت شرک وحرام نہیں کہے گا مگر جاہل بے باک یا گمراہ بددین مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ. آج کل کے کسی نوآموز قاصر فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین وعلمائے معتمدین کے ارشاداتِ عالیہ حضور کسی دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے عاقل مصنف کے لئے اسی قدر کافی ہے۔ [۱۳]

نقشہ نعل پاک سے توسل کا طریقہ: بہتر ہے کہ آخر شب میں اُٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف گیارہ بار کلمہ طیبہ گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو باادب اپنے سر پر رکھے اور بتضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی اس کے طفیل مقدس پیغمبر ﷺ کے نقشہ نعل شریف کے میری فلاں حاجت یہاں پر حاجت کا نام لے پوری فرمائے مگر خلافِ شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر پر سے اس کو اُتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو محبت سے بوسہ دے اشعار ذوق وشوق بہ غرض ازیاد عشق محمدی ﷺ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

تعجب بالائے تعجب: یہی طریق دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ "نیل الشفاء فی نعل المصطفیٰ" [۱۴] میں بیان کیا ہے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ادھر تو اسے حکیم الامت مانتے ہیں لیکن جب اس کے معمولات یا تحقیق مسائل ومعاملات کی باری آتی ہے تو اس کے اقوال کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تھانوی صاحب کے رسالہ کی تمہید لکھ دی جائے تا کہ مسلک دیوبند کو مزید انکار کی گنجائش نہ ہو۔

نعلین پاک عرش پر: اہلِ سنت کی خوش بختی ہے کہ حضور ﷺ کی ہر فضیلت کو سن کر جھوم جاتے ہیں نعل پاک کے ساتھ عرش پہ جانا بھی ایک فضیلت ہے اسے ہم مانتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ورنہ دوسرے بعض فرقوں نے آسمانوں سے اُوپر تشریف لے جانے پر آپ ﷺ کا انکار کیا ہے ایسے ہی عرش پر تشریف لے جانے کا بھی یہ ان موجودہ فرقوں کی شانِ نبوت سے بے خبری کی علامت ہے ورنہ محققین کا مسلم مسئلہ ہے کہ عرش وکرسی اور لوح وقلم وغیرہ ہمارے نبی پاک ﷺ کے نورِ اقدس کی جھلکیاں ہیں چنانچہ امام المحدثین امام بخاری کے استاد محدث عبدالرزاق اپنی تصنیف میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث لائے ہیں اور اس حدیث شریف کو تلقی بالقبول کا مقام حاصل ہے۔ اسی حدیث پاک میں ہے: فالعرش والکرسی من نوری ، والکروبیون من نوری، والروحانیون

---

[۱۳] (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد ۲۱، صفحہ ۴۵۴ تا ۴۵۸، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

[۱۴] (نیل الشفاء فی نعل المصطفی از اشرف علی تھانوی، طریقہ توسل، صفحہ ۳، گجرات پرنٹنگ پریس، گجرات)

والملائكة من نوری،والجنة وما فيها من النعيم من نوری،وملائكة السموات السبع من نوری، والشمس والقمر والكواكب من نوری ، والعقل والعلم والتوفيق من نوری ، وأرواح الرسل والأنبياء من نوری ، والشهداء والسعداء والصالحون من نتاج نوری . ۱۵

لہٰذا ان میں کوئی چیز مصطفیٰ ﷺ کے لئے باعث شرف وعروج نہیں ہوسکتی۔سیدی علامہ ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: أَنَّهُ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ – تَتَشَرَّفُ الْأَشْيَاءُ بِهِ لَا هُوَ يَتَشَرَّفُ بِهَا ۱۶

(مدخل لابن الحاج ،جلد ۱،صفحہ ۲۵۷)

یعنی تمام اشیاء حضور ﷺ سے شرف حاصل کرتی ہیں نہ کہ آپ کسی شے سے۔

اور یہ ہی حضرت فرماتے ہیں: أَلَا تَرَى إلَى مَا وَقَعَ مِنْ الْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ أَفْضَلَ الْبِقَاعِ الْمَوْضِعُ الَّذِي ضَمَّ أَعْضَائَهُ الْكَرِيمَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ (المدخل) ۱۷

یعنی اے ایمان والے! تو اس بات کی طرف نہیں دیکھتا کہ اجماع واقع ہوا ہے کہ حضور ﷺ کی قبر انور تمام مقامات سے افضل ہے۔

مَا ضَمَّ أَعْضَاءَهُ -عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ -فَإِنَّهُ أَفْضَلُ مُطْلَقًا حَتَّى مِنْ الْكَعْبَةِ وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ.(درمختار ،جلد ۱،صفحہ ۱۸۴) ۱۸

بلکہ آئمہ احناف میں سے صاحبِ درالمختار نے تو تصریح کردی ہے کہ جو جگہ حضور ﷺ کے اعضاء شریفہ سے ضم کئے ہوئے ہے وہ علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ عرش اور کرسی سے بھی۔

لہٰذا سرورِ کائنات ﷺ کا براق پر سوار ہونا آپ ﷺ کا عروج نہیں بلکہ براق کو عروج عطا فرمانا ہے ملائکہ کا لگام اور رکاب تھامنا ملائکہ کا عروج ہے اور بیت المقدس کی طرف سفر کرنا بیت المقدس کا عروج ہے جیسا کہ علامہ نجم الدین

---

۱۵ (مجموع فی کشف حقیقۃ الجزء المفقود من مصنف عبدالرزاق،حدیث النور المحمدی،الصفحہ ۱۰۰،دارالمحدث)

یہ حدیث جواھر البحار میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

(جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم لیوسف النبھانی،ومن جواھر العارف الصاوی أیضا ،الجزء ۳،الصفحہ ۴۲،دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

۱۶ (المدخل لابن الحاج المکی،باب التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم،الجزء ۱،الصفحہ ۲۵۷،دارالتراث)

۱۷ (المدخل لابن الحاج المکی،باب التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم،الجزء ۱،الصفحہ ۲۵۷،دارالتراث)

۱۸ (الدرالمختار وحاشیۃ ابن عابدین،کتاب الحج،مطلب فی الاستنجاء زمزم،الجزء ۲، الصفحہ ۶۲۶،دارالفکر،بیروت)

غیطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: وقال ابن دحية: يحتمل أن يكون الحق سبحانه و تعالىٰ أراد ألا يخلى تربة فاضلة من مشهده و وطء قدمه، فتمم تقديس بيت المقدس بصلاة سيدنا (محمد ﷺ) فيه (سیدی ابی البرکات، حاشیۃ نجم الدین غیطی، صفحہ ۱۳) [19]

یعنی ابن دحیہ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کی طرف سفر کرنے میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ فرمایا کہ اس زمین کو حضور ﷺ کی تشریف آوری اور آپ ﷺ کے قدموں کی برکت سے محروم نہ رکھے پس اس لئے بیت المقدس کی تقدیس کو حضور ﷺ کی نماز سے پورا فرمایا۔ اسی طرح جہاں جہاں حضور ﷺ تشریف لے گئے اور جن جن سے حضور ﷺ نے ملاقات فرمائی یہ اُن کے حق میں معراج تھا نہ کہ سرورِ دو عالم ﷺ کے حق میں۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ شبِ معراج جہاں سے حضور نبی پاک ﷺ گزرے وہاں کی اشیاء کو معراج ہوتی گئی۔ آپ ﷺ نے صرف اور صرف ذاتِ حق تعالیٰ کے دیدار پر انوار اور دیگر رموز و اسرار سے مشرف ہو کر معراج پائی۔

رفـــرف: جب جبریل علیہ السلام ٹھہر گئے تو سبز رنگ کا ایک تخت ظاہر ہوا جس کا نام رفرف ہے اس کو ایک فرشتے کے ساتھ سپرد کیا۔ (الیو اقیت و الجوھر، جلد ۲، صفحہ ۳۶) [20]

ایک روایت میں آیا ہے کہ تدلّٰی کا فاعل رفرف ہے اور دنیٰ کے فاعل حضور ﷺ ہیں۔ دنی فتدلی کا ترجمہ یوں ہوگا حضور ﷺ کے لئے ستر ہزار برس کی راہ تھی اور یہ پردہ جو بعض یاقوت کے بعض ہوا کے تھے اور ہر پردہ پر ایک فرشتہ ملازم تھا کہ ستر ہزار فرشتے جن کا ذکر ابھی گزرا ہے سب اس کے تابع تھے۔ اس رفرف نے آپ کو حجابات سے پار پہنچایا اور پھر غائب ہو گیا اس کی ایک صورت گھوڑے جیسی ظاہر ہوئی جو کہ دانہ مروارید سفید کی طرح تھی تسبیح کہتی تھی اور اس کے منہ سے نور کے فوارے نکلتے تھے اُٹھایا اور ان ستر ہزار پردوں سے گزرا جو عرش تک تھے اور ساق عرش تک پہنچا۔ [21]

یاد رہے کہ "نزھة المجالس" میں امام صفوری پانچ سواریوں کا ذکر کرتے ہیں اور کسی نے دو سواریوں کا ذکر کیا ہے اور کسی عالم نے تین سواریوں کا ذکر کیا ہے جتنی روایت جس کے پاس تھیں اس قدر بیان کیا ہے۔

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ ﷺ کی

---

[19] (حاشیۃ ابی البرکات علی قصۃ المعراج لنجم الدین الغیطی،، الصفحہ ۳۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

[20] (الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الأکابر، المبحث الرابع والثلاثون: فی بیان صحۃ الاسراء وتوابعہ الخ، الجزء ۲، الصفحہ ۳۶۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

[21] (معارج النبوۃ، جلد ۳، صفحہ ۵۳)

عرش کواُٹھانے والے چار فرشتوں (قیامت میں ان کی تعداد آٹھ ہوگی) پر گزر ہوا جس کو حاملینِ عرش کہا جاتا اور ہر ایک کے سر پر چوبیس کا گیاں تھیں ہر ایک کی موٹائی پانچ سال کی مسافت تھی۔ان کا وظیفہ یہ تھا، "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" ۲۲

انتباہ: دورِ حاضرہ میں حضورﷺ کے کمالات ماننے میں کم ظرفی کا ثبوت ہے آپ سبی ذات حق چھپی تو باقی کو نہ ماننے کا کیا معنی ہم لیں۔میں صرف چند حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں تفصیل فقیر کے رسالہ "عرشیہ" میں ہے۔امام قسطلانی نے "مواھب شریف" میں لکھا ہے: ولما انتھی الی العرش تمسک العرش بأذیالہ .(مواھب) ۲۳

یعنی رفرف نیچے اُتر آئی حتی کہ آپﷺ اس میں بیٹھ گئے پھر حضورﷺ کے قریب ہوئے اور اقرب درجہ سے شرف پایا۔ (سیرت حلبیہ)

پس آنحضرت ﷺ فرموده که من تنها روان شدم که وحجا بها قطع مے کردم تاهضا تادهزار حجاب بگذشتم که هر حجا بے پانصد ساله راه بود و مابین هر دو حجاب پاپنصدساله راه دیگر وروایتے آنست تا آنجا که براق مرکب بود چوں ایں جار سید براق بماند وانگا رفرف سبزے ظاهر شد که ضائے وئے برضیائے آفتاب غالب آمد۔ (معارج، جلد۳، صفحه ۱۵۲) ۲۴

حضورﷺ نے فرمایا کہ میں اکیلا روانہ ہوا اور بہت حجابات طے کئے یہاں تک کہ ستر ہزار حجابوں سے گزر ہوا کہ ہر ایک حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ تھی اور دونوں حجابوں کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ تھا۔ایک روایت میں ہے کہ حضورﷺ کی سواری براق یہاں پہنچ کر تھک گیا اُس وقت سبز رنگ کا رفرف ظاہر ہوا جس کی روشنی سورج کو ماند کرتی تھی۔

آپﷺ اس رفرف پر سوار ہوئے اور چلتے رہے حتی کہ عرش کے پایہ تک پہنچ گئے اس کے بعد بہت سے حجابات سامنے آئے ازاں جملہ ان میں سے ستر ہزار حجاب سونے کے تھے ستر ہزار چاندی کے ستر ہزار مروارید کے ستر ہزار حجاب ظلمت کے ستر ہزار پانی کے ستر ہزار خاک کے ستر ہزار حجاب آگ کے ستر ہزار ہوا کے تھے پردہ داراں عرش تک لے گئی

---

۲۲ (نزھۃ المجالس ومنتخب النفائس، فصل فی المعراج، الجزء۲، الصفحۃ ۱۰۷ الی ۱۰۸، المطبعۃ الکاستلیۃ، مصر)

۲۳ (المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الخامس الاسراء والمعراج، الجزء۲، الصفحۃ ۴۹۱، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاھرۃ)

۲۴ (معارج النبوت (اُردو)، جلد۲، صفحہ ۴۵۳، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور)

وہاں ستر ہزار پردے، ہر پردے کی ستر ہزار زنجیر تھی اور ہر زنجیر کو ستر ستر ہزار فرشتوں نے گردن پر اُٹھا رکھا تھا اور وہ فرشتے بہت قد آور تھے۔(للدنیہ ،جلد۳،صفحہ ۲٤) [۲۵] جب حضورﷺ عرش پر پہنچے تو عرشِ الٰہی کو آپﷺ کے دامن سے وابستگی تھی۔

قال رسول اللہ ﷺ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِي نُورِ الْعَرْشِ [۲۶]

(خرقانی، جلد٦،صفحہ١٠٦)

یعنی: حضورﷺ نے فرمایا معراج کی رات میں ایک ایسے شخص پر گزرا جو عرش کے نور میں غائب تھا۔

حیث کان العرش اعلیٰ مقام ینتھی الیہ من أسری بہ من الرسل علیھم الصلاۃ و السلام، قال: وھذا یدل علی ان الاسراء کان بجسمہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم .

(الیواقیت و الجواھر، جلد۲،صفحہ۳۷) [۲۷]

یعنی: جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے استوا پر عرش کو اپنی تعریف کا سبب بنایا اس طرح اپنے حبیبﷺ کو عرش پر بلند کر کے ان کی عظمت کا اظہار فرمایا کیوں کہ عرش وہ بلند ترین مقام ہے جہاں معراج کرنے والے تمام نبیوں کی سیر ختم ہو جاتی ہے۔اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپﷺ کی معراج جسمانی تھی اس لئے جسمانی معراج ہی سے عظمت ظاہر ہوتی۔

قال الشیخ ابو الحسن الرفاعی صعدت فی الفوقانیات الی سبع مائۃ الف عرش فقیل لی ارجع لا وصول لک الی العرش الذی عرج الیہ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم . (نبراس، صفحہ٤٧٤) [۲۸]

یعنی: حضرت ابو احسن رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میں حالت مراقبہ میں نجانی طور پر عالمِ بالا میں چڑھتا رہا حتی کہ سات لاکھ عرش سے اُوپر گیا پھر مجھے کہا گیا آپ واپس چلے جاؤ کیونکہ جس عرش پر حضرت محمد رسول اللہﷺ کو معراج ہوئی

---

[۲۵] (المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، المقصد الخامس الاسراء والمعراج، الجزء۲، الصفحہ۴۸۴، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاھرۃ)

[۲۶] ہمیں یہ حدیث مندرجہ ذیل کتاب میں ملی ہے۔

(کتاب الاولیاء لابن ابی الدنیا، وصف الحسن البصری، الجزء۱، الصفحہ۳۸، الحدیث ۹۵، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت)

[۲۷] (الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الأکابر، المبحث الرابع والثلاثون: فی بیان صحۃ الاسراء وتوابعہ الخ، الجزء۲، الصفحہ۳۷۰، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

[۲۸] (النبراس شرح شرح العقائد لعبدالعزیز الفرھاری، بیان المعراج،، الصفحہ۲۹۵، اسکودر یونیورسٹی، ترکی)

ہو وہاں تو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

سنا یہ اتنے میں عرشِ حق نے کہ لے مبارک ہوں تاج والے
وہی قدم خیر سے پھر آئے جو پہلے تاجِ شرف ترے تھے
ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں کہ ساری قندیلیں جھلملائیں
حضورِ خورشید کیا چمکتے چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

(قصیدہ معراج از اعلیٰحضرت)

حضرت ابوالحمراء سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ حضورﷺ نے فرمایا جب مجھے آسمان پر معراج ہوئی تو عرش پر لکھا ہوا تھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

حضورﷺ نعلین سمیت عرش بریں پر تشریف لے گئے اس کے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

جب سرورِ کونینﷺ عرش بریں پر پہنچے تو جنابِ الٰہی سے خطاب آیا کہ اے میرے حبیب (ﷺ) آگے چلے آؤ تب محمد (ﷺ) نے نعلین اُتارنی چاہی تو عرش مجید لرزہ میں آیا اور آواز آئی کہ اے میرے حبیب (ﷺ) اور نعلین مبارک پہنے ہوئے عرش پر قدم رکھیئے تا کہ آپﷺ کے قدم کی دولت سے میرے عرش قرار پائے۔ حضورﷺ نے عرض کیا یا الٰہی! حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا تھا:

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (پارہ۱۶،سورۃطٰہٰ،ایت۱۲)

ترجمہ: تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طوٰی میں ہے۔

جس کو حرم طوٰی کہتے ہیں جبکہ تیرا عرش کوہ طور سے کئی درجے افضل ہے میں کس طرح مع نعلین عرش پر چلا آؤں۔ تب حکم ہوا کہ اے میرے حبیب (ﷺ) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اُتارنے کا اس لئے حکم ہوا تھا کہ طور سینا کی خاک اس کے قدموں کو لگے اور موسیٰ علیہ السلام کی شان بلند ہو اور آپﷺ کو بمع نعلین عرش پر آنے کا حکم اس لئے ہوا ہے تا کہ آپﷺ کی خاک عرش کو لگے اور عرش کی عظمت زیادہ ہو۔ (قصص الانبیاء، صفحہ۲۸۷)

امام الصوفیہ حضرت شیخ سعدی قدس سرہٗ نے فرمایا: عرش است کمین پایہ ز ایوانِ محمد

یعنی: عرش حضورﷺ کے ایوان نبوت کا ایک ادنیٰ پایہ ہے

فائدہ: جس کے ایوان نبوت کو عرش ایک ادنیٰ پایہ ہو اگر نعلین پاک اس پایہ کو مشرف فرمائیں تو کیا بعید ہے کسی شاعر نے کہا:

نعلین پائے او را بر عرش گونگاہ کن جاہل کہ درنیامد معنی استواء را

یعنی: آپ ﷺ کی نعلین پاک عرش پر ہے اسے دیکھ لیکن جاہل کو استواء علی العرش کا معنی سمجھ نہیں آیا۔

کسی اور دوسرے شاعر نے کہا:

جب قریب عرش پہنچے شافع روزِ جزا　　دل میں خیال آیا ہو نعلین پاؤں سے جدا
پھر ندا آئی بھلا کیا قصد ہے یہ آپ کا ؟　　کیوں جھجکتے ہو مع نعلین آؤ مصطفیٰ
عرض کی محبوب نے اے! خالق جن وبشر　　کیا سبب تھا طور پر جب تو ہوا تھا جلوہ گر
حکم موسیٰ کو ہوا نعلین پانہ طور پر　　حکم مجھ کو یہ ہوا نعلین پا آؤ اِدھر
پھر ندا آئی ذرا اِس بات پر بھی غور ہو　　تم کہاں موسیٰ کہاں وہ اور تھے تم اور ہو
تیرے صدقے عرش پیدا تم ہمارے نور ہو　　بات تو یہ ہے کہ تم خود چراغِ نور ہو

نعلین پاک عرش پر جلوہ گر ہونے کی یہ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے نعلین اتارنی چاہی اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نعلین نہ اُتاریئے۔ علماء سلف میں سے امام ابن ابی جمرہ اس کے قائل ہیں۔ (جواھر الجارفی فضائل النبی المختار ﷺ)

دوسری روایت یہ ہے کہ آپ ﷺ کو نعلین اُتارنے کا حکم نہ ہوا جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اُتارنے کا حکم ہوا۔ جیسا کہ علامہ نبہانی کی رباعی ہے:

علیٰ رأس هذا الكون نعل محمد علت فجميع الخلق تحت ظلاله
لدى الطور موسیٰ نودى اخلع وأحمد على العرش لم يؤذن بخله نعاله [29]

یعنی: کہ حضور ﷺ کی نعلین مبارک کی یہ شان ہے کہ جب معراج پر گئے تو نعلین مبارک تمام کائنات کے اُوپر تھی تمام مخلوق اس نعلین پاک کے سایہ کے نیچے تھی اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ندا ہوئی کہ آپ نعلین اُتار دیجئے حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ کو عرش پر نعلین مبارک اُتارنے کا اذن نہ ہوا۔

بعض اکابر صوفیاء نے اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ اس مسئلہ کی تحقیق کیا ہے کہ حضور ﷺ نے نعلین پاک اتارنی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ نعلین نہ اُتاریے تو اس بزرگ نے اس روایت کی یہ یادیں بتائیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا تو آپ کو حشمت وہیبت کی وجہ سے پسینہ آ گیا حتی کہ

---

[29] (اجواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، الجزء ۳، الصفحہ ۲۲۰ الی ۲۲۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

آپ کے بشری جزء آپ کے جسم اقدس پر سے اُترے یہاں تک آپ کے دونوں پاؤں میں نعلین کی طرح ہو گئے پس حضور ﷺ نے اُتارنے کا قصد فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فرمایا کہ آپ نہ اُتاریئے اور یہ حکم اس لئے ہوا کہ اگر آپ اس کو اُتار دیتے تو آپ محض نور ہی نور ہو جاتے اور زمین پر نہ اترتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ آپ زمین پر ہوں تا کہ آپ خدا کی توحید کی دعوت دیں پس اس مسئلہ کو سمجھ کیونکہ یہ ایک پوشیدہ بھید ہے جس پر سوائے خاص اولیاء کے کسی کو اطلاع نہ ہوئی اللہ تعالیٰ ان تمام اولیاء سے راضی ہو۔[۳۰]

(جواهر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ ،صفحه ۱۲٤)

حضرت اسماعیل حقی حنفی قدس سرہ نے "تفسیر روح البیان پاره ۱٦ سورة طٰهٰ تحت آیت" **وخلع نعلیک** ..... میں لکھتے ہیں کہ **وقیل للحبیب تقدم علی بساط العرش بنعلیک لیتشرف العرش بغبار تعال قدمیک ویصل نور العرش یا سید الکو نین**[۳۱]

یعنی محبوب ﷺ کو کہا گیا کہ آپ ﷺ عرش کی بساط پر اپنے نعلین مبارک سمیت آیئے تا کہ عرش آپ کے جوتے مبارک کا غبار کا نور آپ تک پہنچ سکے۔

اس کے بعد امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ مقامِ محمدی مقامِ موسوی سے ازبس بلند ہے اسی لئے بادشاہوں کے دربار کے آداب کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اتارنے کا حکم ہوا اس لئے کہ بادشاہوں کے دربار میں غلام پابرہنہ حاضر ہوتے ہیں اس کے برعکس حضور نبی پاک ﷺ کو نعلین اُتارنے کے بجائے عرش پر جوتے سمیت تشریف لے گئے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے بلائے ہوئے مہمان تھے۔ مہمان و غلام کا فرق کسی کو معلوم ہے غلام آقا کی مجلس خاص میں جاتے وقت جوتا اتار پھینکتے ہیں لیکن محبوب مہمان قالین لتاڑتے ہوئے جوتے سمیت چلے جاتے ہیں فرقیت از کجا تا کجا۔

دیدارِ الٰہی: ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خداوند تعالیٰ کو بیداری میں سر کی آنکھوں سے دیکھا جو لوگ شبِ معراج حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور ہم کلامی کا انکار کرتے ہیں ان کو اس مبارک سیر یعنی معراج النبی ﷺ کا ثابت کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا ان کا ذہن پر لانا۔ سید الوجود ﷺ کی سیر مبارک کے متعلق اگرچہ ضمنی طور پر بہت سی کتابوں میں ذکر موجود ہے مثلاً "الشفا، للقاضی عیاضی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ،مواهب اللدنیه سید القصب

---

۳۰ (الجواھر البحار فی فضائل النبی المختار ﷺ، الجزء ۳، الصفحہ ۲۲۰ الی ۲۲۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

۳۱ (روح البیان، کتاب الجزء الخامس، الباب سورۃ طہ، آیۃ ۱۲، الجزء ۵، الصفحہ ۳۷۰، دار الفکر، بیروت)

القسطلانی" اور بعض آئمہ کرام نے اس موضوع پر کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔ان میں سے ایک حافظ محمد بن یوسف الدمشقی ہیں جو کہ سیدی جلال الملت والدین السیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں اور ان کی کتاب کا نام "الآیات العظیمة الباهرة فی معراج سید اهل الدنیا و الآخرة" اور امام الشیخ علی الاجھوری مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کی کتاب کا نام "النور الوهاج کلام علی السراء والمعراج" ہے اور تیسرے سیدی علام نجم الدین غیطی ہیں ان کی کتاب کا نام "المعراج الکبیر" ہے لیکن مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے معراج النبی ﷺ پر جیسی سیر حاصل بحث اور تحقیق سیدی علامہ عبدالباقی شارح "مواهب لدنیه" نے اپنی "شرح زرقانی علی المواهب" میں کی ہے اس سے زائد کسی کتاب میں نہیں مل سکتی۔زرقانی نے اسی معراج شریف کا آغاز فرمایا ہے اور ۱۵۶ صفحات نذرِ قلم کئے ہیں۔فقیر ان کتابوں و دیگر محققین کی تصانیف سے اثباتِ دیدارِ الٰہی میں دو حوالے پیش کرتا ہے۔

سیدی ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: وقال (ابو الحسن) النوری :شاهد الحق القلوب، فلم یر قلباً اشوق الیه من قلب محمد(ﷺ)، فاکرمه بالمعراج، تعجیلا للرؤیةوالمکالمة. ۳۲

یعنی: ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کے دلوں میں سب سے زیادہ محمد ﷺ کے قلب پاک کو اپنا مشتاق پایا پس آپ ﷺ کو اپنا دیدار اور ہم کلامی بخشنے میں عجلت فرمائی سب سے بڑھ کر یہ دیدارِ الٰہی کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ قائل ہیں۔

امام قسطلانی نے لکھا کہ: عن ابن عباس قال: أتعجبون أن تکون الخلة لإبراهیم، و الکلام لموسی، و الرؤیة لمحمد– صلی اللّٰه علیه وسلم (مواهب للدنیه) ۳۳

نوٹ: یہ چند مسائل دورِ حاضر میں صرف اہل سنت کے حصہ میں آئے ہیں دورِ سابق میں آئمہ کا اختلاف رہا لیکن وہ تحقیقی دور تھا آپس میں بے ادبی و گستاخی کا تصور کرنا بھی جرم تھا اور آج کے دور میں ایسے مسائل کا انکار مبنی بر سوءِ ادب ہے چونکہ اس رسالہ میں فقیر کا روئے سخن نعلین پاک کے ساتھ عرش پہ تشریف لے جانا ہے اسی لئے اس پر مزید دلائل عقلیہ کا اضافہ کرتا ہے۔

عقلی دلائل: آپ ﷺ کی نسبت کی قدر و منزلت سے پتا چلتا ہے آپ ﷺ کا جوتے سمیت عرشِ معلیٰ پہ تشریف لے جانا بعید از قیاس نہیں اور بفتوائے عشق تو نہایت ضروری ہے اس لئے عرش خدا تعالیٰ کی عظیم مخلوق سہی لیکن حضور نبی

---

۳۲ (کتاب المعراج، باب اقوال المتصوفة فی المعراج، ضعف الاکوان فی عینه، الصفحة ۱۰۴، کتاب-ناشرون، بیروت)

۳۳ (المواهب اللدنیه بالمنح المحمدیة، المقصد الخامس الاسراء والمعراج، الجزء ۲، الصفحة ۴۹۸، المکتبة التوفیقیة، القاهرة)

پاک ﷺ کا ایک عاشق زار ہے جیسے حوالہ گزرا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا حبیب (ﷺ) جوتے نہ اُتاریئے آپ ﷺ کے جوتے کی گردوغبار سے مشرف ہوگا کیوں نہ ہوعرش معلیٰ بھی حضور ﷺ کا ایک اُمتی ہے جیسا کہ حدیث وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً. (مسلم) [۳۴] سے علماءِ کرام نے ثابت کیا کہ عرش تا تخت کا ہر ذرہ حضور ﷺ کی اُمت ہے اور پھر ایسے شہنشاہ کونین ﷺ کے شاہی محل کا ایک کنگرا ایک پایہ ہے کیا خوب فرمایا شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے: عرش است کمیں پایہ زایواں محمد ﷺ جبریل امین خادم دربان محمد ﷺ

اس حدیث کو ابن جریر نے روایت کیا ہے: ثم المراد «برؤية الفؤاد» رؤية القلب، لا مجرد حصول العلم، لأنه– صلى الله عليه وسلم– كان عالما بالله على الدوام .بل مراد من أثبت له أنه رآه بقلبه أن الرؤية التى حصلت له خلقت له فى قلبه كما تخلق الرؤية بالعين لغيره، والرؤية لا يشترط لها شيء مخصوص عقلا، ولو جرت العادة بخلقها فى العين (مواهب اللدنيه، جلد ۲، صفحه ۳۷) [۳۵]

یعنی: اس سے واضح ہوا کہ رویۃ فواد سے دل کا دیکھنا مراد ہے نہ یہ کہ صرف علم حاصل ہوگیا کیونکہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا علم علی الدوام حاصل ہوا جن لوگوں نے حضور ﷺ کے لئے رویۃ قلبی ثابت کی ہے ان کی منشاء یہ ہے کہ جس طرح کسی کی آنکھ میں بینائی پیدا کردی جاتی ہے اس طرح حضور نبی پاک ﷺ کے قلب مبارک میں بینائی پیدا کردی گئی ہے جس سے حضور ﷺ نے باری تعالیٰ کا مشاہدہ کیا اور رویت دیکھنے کے لئے عقلاً کسی خاص چیز سے بدن کا ہونا یا کسی خاص شئے کا پایا جانا ضروری نہیں اگرچہ عادتاً بینائی آنکھ کے علاوہ کسی اور عضو میں بینائی پیدا کردے تو اس کو ہر طرح کی قدرت ہے اس قسم کی روایت جن سے دونوں طرح کی رویت ثابت ہوتی ہے۔

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ [۳۶]

یعنی: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کیا اس بات پر تعجب کرتے ہو کہ خلت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہو اور کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہو اور دیدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے ہو۔ حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کاش کہ میں

---

[۳۴] (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب جعلت لی الارض مسجدا وطھورا، الجزء ۱، الصفحۃ ۳۷۱، الحدیث ۵-(۵۲۳)، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

[۳۵] (المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیۃ، المقصد الخامس الاسراء والمعراج، الجزء ۲، الصفحۃ ۴۹۹، المکتبۃ التوفیقیۃ، القاھرۃ)

[۳۶] (المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ: محمد، الجزء ۶، الصفحۃ ۵۰، الحدیث ۷۶۱۷، دارالحرمین، القاھرۃ)

رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا تو آپ ﷺ سے پوچھتا تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ س چیز کی بابت آپ ﷺ سے سوال کرتا تو عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں آپ سے پوچھتا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے حضرت ابوذر نے کہا میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: رَأَيْتُ نُورًا یعنی میں نے نور کو دیکھا۔ ۳۷

(مسلم شریف، صفحہ ۹۷)

صاحب روح البیان نے فرمایا کہ ومن المحال أن يدعو كريم كريما الى داره ويضيف حبيب حبيبا في قصره ثم يتستر عنه ولا يريه وجهه ۳۸

ترجمہ : اور یہ بات ناممکن ہے کہ کریم کریم کو دعوت دے کر بلائے اور دوست دوست کو اپنے محل میں مہمان بنائے پھر اس سے چھپ جائے اور اسے اپنا چہرہ نہ دکھائے۔

ایں خیال است و محالست وجنوں

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا کہ:

عجب است که دراں مقام ببرند ودر خلوت خاص آرند باعلی مطلب واقعی مسالت که دیدار است مشرف نه گردانند۔ ۳۹

یعنی: بات ہے کہ حضور ﷺ کو اس مقام پر لے جائیں اور خلوتِ خاص آئیں اور اعلیٰ مطلب اور عمدہ مسئلہ کو دیدار ہے اس سے مشرف نہ کریں۔

صاحب روح المعانی فرماتے ہیں: ثم ان القائلين بالرؤية اختلفوا، فمنهم من قال: انه عليه الصلاة والسلام رأى ربه سبحانه بعينه. (روح المعانی، جلد ۲۷، صفحہ ۲۴۲) ۴۰

یعنی: پھر دیدارِ الٰہی تعالیٰ کے قائلین اس مسئلہ میں مختلف ہیں بعض کا مذہب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنی سر اقدس کی آنکھ مبارک سے دیکھا۔

ان الراجع عند أكثر العلماء ان رسول الله ﷺ رأى ربه بعيني رأسه ليلة الاسراء ۴۱

---

۳۷ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قولہ علیہ السلام: نورانی اراہ، الجزء ۱، الصفحۃ ۱۶۱، الحدیث ۲۹۲-(۱۷۸)، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

۳۸ (روح البیان، سورۃ نجم آیۃ ۱۸، الجزء ۹، الصفحۃ ۲۳۱، دارالفکر، بیروت)

۳۹ (مدارج النبوۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۷۳)

۴۰ (تفسیر روح المعانی، سورۃ النجم، الآیات ۱۸ الی ۳۲، الجزء ۱۴، الصفحۃ ۵۳، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

۴۱ (صحیح مسلم بشرح النووی، باب معنی قول اللہ عزوجل ولقد رآہ نزلۃ أخری، وھل رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ لیلۃ الاسراء، الجزء ۳، الصفحۃ ۵، المطبعۃ المصریۃ بالازھر)

یعنی: اکثر علماء کے نزدیک یہ بات رائج ہے کہ حضورﷺ نے اپنے رب کو معراج کی رات میں اپنے سر اقدس کی دونوں آنکھوں سے دیکھا۔

دوسری روایت جن سے قلب مبارک سے دیکھنے کا ثبوت ملتا ہے وہ بھی حضرت ابن عباس سے روایت ہے چنانچہ قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ حدیث شریف حضرت ابن عباس سے مروی ہے:

لَمْ أرَهُ بِعَيْنِي وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ بِقَلْبِي مَرَّتَيْنِ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:سُئِلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ: رَأَيْتُهُ بِفُؤَادِيْ (رواه ابن جرير ،نبراس ،صفحه٤٧٤) [۴۲]

یعنی: حضورﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سر کی آنکھ سے نہیں دیکھا لیکن دل سے دو مرتبہ دیکھا ہے اور حضرت ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ حضورﷺ سے پوچھا گیا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو حضورﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کو اپنے دل سے دیکھا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرَّتَيْنِ: مَرَّةً بِبَصَرِهِ، وَمَرَّةً بِفُؤَادِهِ (رواه الطبرانی) [۴۳]

یعنی: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ بے شک حضورﷺ ایک مرتبہ ظاہری آنکھ سے اور ایک مرتبہ اپنے قلب مبارک کی آنکھ سے۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

صوفیہ کرام کا محبوب قول: صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے جمیع وجود سراپا جود سے اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ فرمایا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

فرأى الحق بجميع وجوده، لأن وجوده صار بجميعه عينا من عيون الحق، فرأى الحق بجميع العيون، وسمع خطابه بجميع الأسماع، وعرف الحق بجميع القلوب، حتى فنيت عيونه وأسماعه وقلوبه وأرواحه وعقوله فى الحق. (عرائس البيان ،جلد٢،صفحه٥٤٧) [۴۴]

---

[۴۲] (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثالث، فصل: وامارؤیۃ صلی اللہ علیہ وسلم لربہ الخ، الجزء۱، الصفحۃ۱۹۶، دار الفکر، بیروت)

[۴۳] (المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین، الشعبی عن ابن عباس، الجزء۱۲، الصفحۃ۹۰، الحدیث۱۲۵۶۴، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ)
(المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ: محمد، الجزء۶، الصفحۃ۵۰، الحدیث۵۷۶۱، دار الحرمین، القاھرۃ)

[۴۴] (عرائس البیان، سورۃ بنی اسرائیل، الجزء۲، الصفحۃ۳۴۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

یعنی: پھر حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو فی الحقیقت اپنے تمام وجود سے دیکھا کیونکہ آپ کا وجود تمام تر ہی آنکھ ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ کو جسم کی تمام آنکھوں سے دیکھا اور تمام کانوں سے اس کا خطاب سنا اور تمام قلوب سے اس کو پہچانا حتی کہ آپ کی آنکھیں اور آپ کی روح اور آپ کے عقول حق تعالیٰ کی ذات کے سامنے فنا ہو گئے۔

حکایت: کسی بزرگ نے فرمایا کہ تیس سال تک علماءِ کرام سے دنی فتدلی کا معنی پوچھتا رہا۔ مجھے منکشف ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے شب معراج دائیں بائیں، آگے پیچھے اور اوپر نیچے خدا تعالیٰ کو دیکھا پھر حضور ﷺ نے اس مقام پر جدائی پسند نہ کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب ﷺ تم میرے رسول ہو میرے بندوں کی طرف پیغام پہنچاؤ گے اگر ہمیشہ اسی مقام پر رہو گے تو پیغام کون پہنچائے گا۔ واپس جایئے ہاں اس کو چاہیں گے تو جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوں گے تو یہ شان عطا کر دوں گا۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا: قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلاةِ [45]

یعنی: میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

سوال: حضرت موسیٰ علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر ہیں ان کے لئے تو حکم ہے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (پارہ ۱۶، سورۃ طٰہٰ، ایت ۱۲)

ترجمہ: تو اپنے جوتے اتار ڈال بیشک تو پاک جنگل طوٰی میں ہے۔

اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ولی اللہ ہیں ان کے لئے بہشت میں جوتے سمیت جانا عجیب امر ہے حالانکہ بہشت کا چپہ چپہ مقدس ہے۔

جواب: وادی طوٰی کے پیٹ میں چند تختیاں تھیں جن میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ کندہ تھا اس کے پیش نظر موسیٰ علیہ السلام کو نعلین اُتارنے کا حکم ہوا اور یہ اللہ تعالیٰ کی عادتِ کریمہ ہے جہاں یہ کلمہ کندہ کرا کر مخفی رکھتا ہے تو اس کے تقدس تحفظ کا خود کفیل ہوتا ہے۔ اس کی نظیر قرآن مجید ایک نہیں متعدد ہیں ایک یہ کہ جس دیوار کو حضرت خضر علیہ السلام نے تیار فرمایا اس کا بیان اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا: وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ (پارہ ۱۶، سورۃ الکھف، ایت ۸۲)

---

[45] (مسند امام احمد، مسند المکثرین من الصحابۃ، مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الجزء ۱۹، الصفحۃ ۳۰۵، الحدیث ۱۲۲۹۳، مؤسسۃ الرسالۃ)
(سنن ابن ماجہ، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، الجزء ۷، الصفحۃ ۶۱، الحدیث ۳۹۳۹، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)
اس کے علاوہ یہ حدیث تقریباً مشہور کُتبِ احادیث میں موجود ہے۔

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے، اور یہ کچھ میں نے اپنے حکم سے نہ کیا۔

فائدہ: اس آیت میں جدار کی حفاظت ہمارا موضوع ہے۔ چنانچہ احادیث میں ہے "ترمذی" کی حدیث میں ہے کہ اس دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں سونے کی ایک تختی تھی اس پر ایک طرف لکھا ہوا تھا اس کا حال عجیب ہے جسے موت کا یقین ہو اس کا خوشی کس طرح ہوتی ہے۔ اس کا حال عجیب ہے جو قضا و قدر کا یقین رکھے اس کو غصہ کیسے آتا ہے۔ اس کا حال عجیب ہے جس کو دنیا کے زوال و تغیر کا یقین ہو وہ کیسے مطمئن ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ لکھا تھا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ اور دوسری جانب اس کی لوح پر لکھا تھا میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں میں نے خیر و شر پیدا کی اس کے لئے خوشی جسے میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر جاری ہے اس کے لئے تباہی جس کو شر کے لئے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر جاری ہے۔ اس ولی کا نام شخ تھا اور یہ شخص پرہیز گار تھا۔ حضرت محمد بن اسکندر نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی سے اس کی اولاد کو اور اس کی اولاد کی اولاد اور اس کے کنبہ والوں کو اور اس کے محلّہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اور وہ ولی اللہ ان دو بچوں کا آٹھویں پشت میں دادا تھا۔ (روح البیان)[۴۶]

اس سے واضح ہوا کہ اولیاء کرام کی اولاد قابلِ تعظیم ہے اور ساداتِ کرام تو بطریق اولیٰ واجب التکریم ہے ہم ان کی اولاد اُولیاء اور سادات سمجھ کر تعظیم کرتے ہیں اور وہ خود بھی اپنے بزرگوں کی وجہ سے دنیوی حیثیت سے مالا مال ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں نہ یہ کہ کھائیں تو بزرگوں کے صدقے اور کام آئیں ابلیس کے اللہ ان کو سمجھ دے۔ آمین

فقط والسلام

وصلی اللہ علیٰ حبیبہٖ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ القوی

بہاول پور، پاکستان

---

[۴۶] (روح البیان، سورۃ الکھف، الآیۃ ۸۲، الجزء ۵، الصفحۃ ۲۸۶ الی ۲۸۷، دار الفکر، بیروت)